

حضور ﷺ کے نور ہونے کا ثبوت

از قلم مولانا محمد کاشف اقبال مدنی ستیانہ بنگلہ

﴿قرآن پاک﴾ میں ارشاد بانی ہے۔ (قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين) (پ ۶، رکوع ۷) ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ آئمہ تفسیر نے لکھا کہ اس آیت میں نور سے مراد حضور اکرم ﷺ اور کتاب سے مراد قرآن پاک ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ یہی فرماتے ہیں (تفسیر ابن عباس ص ۷۲) امام فخر الدین رازیؒ یہی لکھتے ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۳۹۵) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہؒ یہی لکھتے ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۹۷) اس کے علاوہ چالیس معتبر تفسیر کے حوالہ جات محفوظ ہیں۔ دیوبندی وہابی کے ممدوح شاہ عبدالقادرؒ بھی یہی لکھتے ہیں۔ (موضح القرآن ص ۱۰۲) ابوبندی رشید گنگوہیؒ یہی لکھتے ہیں۔ (امداد السلوک ص ۸۵) وہابیہ کے قاضی شوکانیؒ یہی لکھتے ہیں (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۳) وہابیہ کے مجدد نواب صدیق بھوپالیؒ بھی یہی لکھتے ہیں (فتح البیان ج ۲ ص ۲۶۸) (ترجمان القرآن ج ۱ ص ۸۵) وہابیہ کے قاضی سلیمان منصور پوریؒ بھی لکھتے ہیں (شرح اسماء الحسنی ص ۵۴) (رحمۃ المعلمین ج ۲ ص ۲۲۵) وہابیہ کے شیخ ثناء اللہ امرتسریؒ بھی یہی لکھتے ہیں (تفسیر ثنائی ج ۲ ص ۹) دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ بھی یہی لکھتے ہیں (اشرف الموعظ ص ۱۴۸) (موعظ میلاد النبی ص ۱۳۸) (حج الصدور ص ۲) (النور ص ۲) دیوبندی شبیر احمد عثمانیؒ بھی یہی لکھتے ہیں (تفسیر عثمانی ص ۱۴۲) دیوبندی ادریس کاندھلویؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۳۱۱) (سیرت المصطفیٰ ج ۴ ص ۵۱۶)

(۲) ارشاد بانی ہے (یا ایہا البنی انا ارسلنک شاہدا مبشرا و نذیرا و دعیا الی اللہ باز نہ و سراجا منیرا)۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تجھے بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈرنا تا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانا اور چمکادینے والا آفتاب / منیر کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ خود بھی نور ہیں اور دوسروں میں نورانیت تقسیم فرماتے ہیں۔ دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ ہمارے حضور ﷺ جو دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ تو سراپا نور بن کر آئے ہیں۔ کہ خود بھی منور ہیں۔ اور دوسروں کو بھی نور سے مبدل فرماتے ہیں (موعظ میلاد النبی ص ۲۵۳) دیوبندی قاری طیبؒ بھی یہی لکھتے ہیں (آفتاب نبوت ص ۲۸ تا ۳۰) وہابیہ کے ابراہیم سیالکوٹیؒ بھی یہی لکھتے ہیں (سراج منیرا ص ۹) (تفسیر سورۃ الکلیف ص ۹) (واضح البیان ص ۳۳۹) وہابیہ کے قاضی سلیمان منصور پوریؒ بھی یہی لکھتے ہیں۔ (رحمۃ المعلمین ج ۱ ص ۳۹۸) ان دو آیات سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نور ہیں۔

﴿احادیث مبارکہ﴾ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (اول ما خلق اللہ نوری)۔ اللہ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا (روح البیان ج ۱ ص ۵۴۸) مدارج النبوت۔ ج ۲ ص ۱) (زرقاتی ج ۱ ص ۳۷) (مرقاۃ ج ۱ ص ۱۹۴) (جواہر البحار ج ۴ ص ۲۲۰) یہی حدیث وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلویؒ بھی لکھتے ہیں (یک روزہ فارسی ص ۱۱) یہی حدیث دیوبندی مفتی محمد شفیعؒ آف کراچی نے (معارف القرآن ج ۳ ص ۵۱۰) دیوبندی حسین احمد مدنی نے (شہاب الثاقب ص ۴۷) دیوبندی انور شاہ کشمیری نے (انوار الباری ج ۵ ص ۱۵۹) وہابیہ کے علامہ وحید الزماں نے (وحید اللفات ج ۱ ص ۱۵۶) پر نقل کیا ہے۔ دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ نے اسی حدیث کو مشہور اور معنی صحیح تسلیم کیا ہے (الرفع والوضع ص ۲۴) (موعظ میلاد النبی ص ۴۹۳) حضور ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ (یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ) اے جابر بے شک اللہ نے تمام چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا کیا۔ (مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۹)

زرقاتی ج ۱ ص ۴۹) (سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۴۹) اسی حدیث کو دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ نے (نشر الطیب ص ۹) (موعظ میلاد النبی ص ۴۹۳) (الرفع والوضع ص ۱۹) (امداد الفتاوی ج ۵ ص ۷۹) پر نقل کیا ہے۔ (۳) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (كنت نوراً یدى ربى خلق آدم باربعة الف عام) میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کے پاس نور تھا (مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۱۰) (زرقاتی ج ۱ ص ۴۹) (سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۴۹) یہی حدیث دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ نے (نشر الطیب ص ۹) پر بھی نقل کیا ہے۔ اشرف علی تھانویؒ یہ حدیث لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس عدد (چودہ ہزار سال) میں کم نفی ہے۔ زیادتی کی نفی نہیں ہے پس اگر زیادتی کی روایت پر نظر پڑے شبہ نہ کیا جاوے (نشر الطیب ص ۹) صحابی نے عرض کی کہ آپ ﷺ کب سے نبی ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان میں تھے اس وقت بھی نبی تھا۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲) (مشکوٰۃ ص ۵۱۳) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میری اس دنیا میں جلوہ گری ہوئی تو میری والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ ان سے نور نکلا، جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (وہ نور میں ہوں) (مشکوٰۃ ص ۵۱۳) (مسند امام احمد ج ۴ ص ۱۲۸) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (كنت اول النبین فی الخلق و آخرهم فی البعث) پیدائش کے اعتبار سے میں سب سے پہلے انبیاء سے اور معبوث ہونے کے اعتبار سے آخر ہوں (الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۳) جبریل سے حضور ﷺ نے پوچھا تمہاری عمر کتنی ہے۔ عرض کی مجھے تفصیلی علم نہیں صرف اتنا علم ہے۔

کہ جو تھے حجاب قدرت پر ایک ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد طلوع ہوتا تھا۔ میں نے اس کو بہتر ہزار بار دیکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا، مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم وہ ستارہ میں ہی تھا (سیرت حلبیہ - ج ۱، ص ۴۹) (روح البیان - ج ۱، ص ۴-۹) اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حضور ﷺ کا چہرہ انور چاند کی طرح منور تھا (الخصائص الکبریٰ ج ۱، ص ۱۷۹) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کلام فرماتے تو آپ ﷺ کے دندان مبارک سے نور نکلتا دکھائی دیتا (مواہب اللدنیہ - ج ۱، ص ۲۷۰) یہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (مجمع الزوائد - ج ۸، ص ۸۷) (الخصائص الکبریٰ - ج ۱، ص ۱۵۶) امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضور ﷺ کو نور مانتے تھے (قصیدۃ النعمان ص ۳) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی کہتے ہیں (الخصائص الکبریٰ ج ۱، ص ۱۶۹) حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں (سراसरار ص ۱۲) امام غزالی بھی یہی لکھتے ہیں (وفاق الاخبار ص ۳) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی لکھتے ہیں (مکتوبات - ج ۳، ص ۷۵) دیوبندی وہابی امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ (سوادل ہی ہے ہر طرح اُن کا نور) (کلام شاہ اسماعیل ج ۳۲) وہابیہ کے نواب صدیق حسن بھوپالی بھی حضور ﷺ کو نور مانتے ہیں (فتح الطیب ص ۶۰) دیوبندی انور شاہ کشمیری بھی یہی لکھتے ہیں (انوار الباری - ج ۳، ص ۳۴) دیوبندی قاری طیب بھی یہی لکھتے ہیں (آفتاب نبوت - ص ۳۰)

﴿حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا﴾ حضرت عثمان غنیؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا (تفسیر مدارک - ج ۳، ص ۱۰۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کہتے ہیں (الوفا - ج ۲، ص ۴۰۷) (زرقانی - ج ۴، ص ۲۲۰) عبداللہ بن مبارک یہی کہتے ہیں (زرقانی - ج ۴، ص ۴۴۰) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی لکھتے ہیں (الخصائص الکبریٰ - ج ۱، ص ۶۱۸) قاضی عیاض بھی کہتے ہیں (شفا - ج ۱، ص ۲۴۳) ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی کہتے ہیں (شرح شفا - ج ۲، ص ۲۸۲) ابن حجر مکی بھی یہی کہتے ہیں (انفصا القرلی - ص ۷۲) ابن جو زی بھی یہی کہتے ہیں (الوفا - ص ۴۰) مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (مکتوبات - ج ۳، ص ۱۴۷) شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (مدارج النبوت - ج ۱، ص ۲۱) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (تفسیر عزیزی - ص ۲۱۹) دیوبندی عبدالحی کھنوی (التعلیق العجیب - ص ۱۳) دیوبندی رشید احمد گنگوہی نے (امداد السلوک - ص ۸۶) دیوبندی اشرف علی تھانوی نے (شکر العتمہ - ص ۲۰) ادریس کاندھلوی نے (اصول اسلام - ص ۹۲) وہابیہ کے نواب صدیق حسن بھوپالی نے (اثامۃ العبر یہ - ص ۵۱) وہابیہ کے حافظ محمد کھنوی نے (تفسیر محمدی - ج ۷، ص ۴۲۱) پر حضور ﷺ کا سایہ نہ ہونا تسلیم کرتے ہیں۔

﴿نور انیت مصطفیٰ ﷺ اور اکابرین وہابیہ﴾ وہابیہ کے امام اسماعیل دہلوی فرماتے ہیں، کہ (سوادل ہی ہے ہر طرف اُن کا نور، بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور) (کلام شاہ اسماعیل - ص ۲۲) مزید لکھتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ کا نور تمام جہان میں پھیلتا ہے (منصب امامت - ص ۱۲) وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی لکھتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ خدا کے نور ہیں۔ رحمت کی تجلی ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے سخت اندھیروں کو روشن فرمایا (فتح الطیب - ص ۶۸) مزید لکھتے ہیں، کہ نور محمدی حضرت آدمؑ کے صلب میں بطور امانت تھا (ظہیرۃ القدس - ص ۳۷۶) نواب صاحب نے اپنی کتاب (ہدایۃ السائل - ص ۲۱۶، ۲۱۷) (حج الکرامتہ - ص ۱۲) پر بھی حضور ﷺ کی نور انیت کا ذکر کیا ہے وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں، کہ ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ خدا کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں (فتاویٰ ثنائیہ - ج ۲، ص ۷۹۳) یہی موصوف لکھتے ہیں کہ اسلام اس نور رب العالمین پر سب اس کی آل اور اصحاب دین پر۔ (ترک اسلام - ص ۱۳) وہابیہ کے حافظ محمد کھنوی لکھتے ہیں کہ (ادوہ نور بنی داآپے دیندا لوکان نوں روشنائی) (تفسیر محمدی - ج ۴، ص ۳۰۱) (تے اُپر زمین نہ پوند اسما یہ حضرت پیغمبر) (تفسیر محمدی - ص ۴۲۹) یہی موصوف لکھتے ہیں کہ (جو ہر دم غالب ہوئی تیرے اوپر نورانی - تے بشریت نابود ہو جاسی جبرہی اول آہی) (تفسیر محمدی - ج ۷، ص ۲۴۸) وہابیہ کے قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں، کہ شان محمدی اندھے ہیں اہل ظلمت (وہ نور حق ہے جس سے دارالسلام چمکا) (سید البشر - ص ۵) حضور ﷺ کی نور انیت کا تذکرہ قاضی صاحب نے اپنی کتاب (الجمال والکمال - ص ۳۵) (رحمۃ العلمین - ج ۳، ص ۲۱۹) پر بھی کیا ہے وہابیہ کے امام العصر ابراہیم میرسیا لکھتے ہیں، کہ (حضرت عبدالمطلب) کی پیشانی نی میں خدا کے برگزیدہ رسول کا نور تھا (سیرت المصطفیٰ - ج ۱، ص ۶۱) میر صاحب کی کتاب (واضح البیان - ص ۳۳۹) اور (سراج المنیر) میں بھی تذکرہ نور مصطفیٰ ﷺ ہے۔ وہابیہ کے نو رحسین گرجا بھی لکھتے ہیں۔ (جلوہ ویکہ کے نور محمدی داکفر شرک نے بھاڑاں چائیاں نی) (جھننے بدر منیر انور چمکے۔ او تھے رهندیاں کدوں سیاہیاں نی) (فضائل مصطفیٰ - ص ۴۵۱) وہابیہ کے مولوی مصصام حلیہ نامی رسالہ میں لکھتے ہیں کہ (اماں عائشہ حیران ہوئیں؛ مڑھکا متھے وچ نور ابھار دااے) وہابیہ کے مولوی وحید الزماں حیدر آبادی مترجم صحاح ستہ لکھتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمدی ﷺ کو پیدا کیا۔ (ہدیۃ المحدث - ص ۵۶) حافظ محمد کھنوی لکھتے ہیں، (اول نام نبی دا گنیا فضل تے شرف دو دھایا یار۔ جو وچ پیدائش اول خلقیا کچھ دینا آ یا) (تفسیر محمدی - ج ۵، ص ۲۰۷) حضور ﷺ کو نور وہابی مولوی عبدالستار نے اکرام محمدی میں تسلیم کیا۔

لمحہ فکر یہ: وہابیہ کے لیے لمحہ فکر یہ ہے۔ ہماری نہ سہی اپنے اکابرین کی ہی مان لیں۔